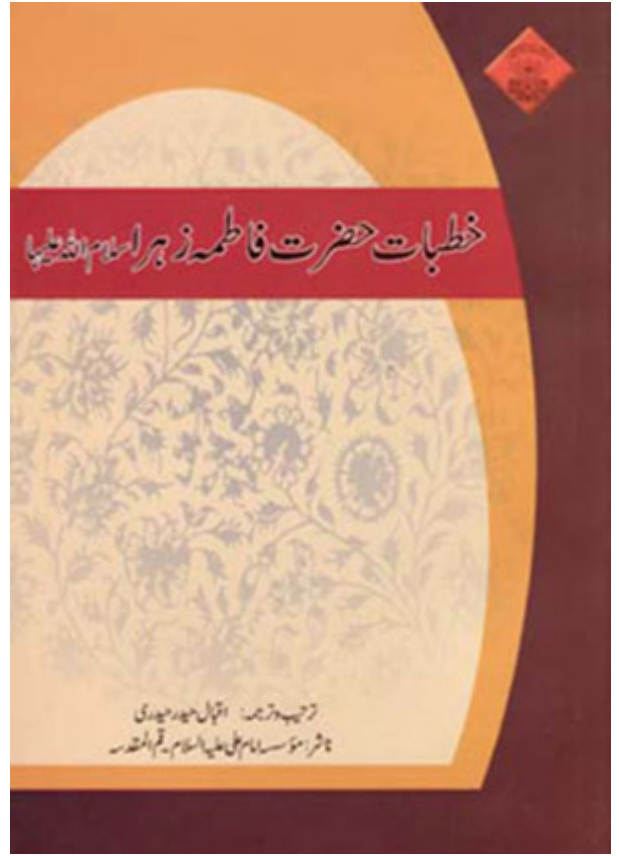


حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے خطبہ کے آثار

<?xml encoding="UTF-8?">



حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے خطبہ کے آثار

آپ کے اس خطبہ کا اثر لوگوں پر خاص طور سے انصار پر بہت ہوا، کیونکہ یہ خطبہ واقعیت اور صداقت پر مبنی تھا اور اس خطبہ میں قرآن کریم اور سنت نبوی سے دلائل پیش کئے گئے تھے کہ حضرت پر کیا کیا ظلم و ستم ہوئے، اس خطبہ میں حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کی گئی اور باقاعدہ دلیلوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا کہ آپ ہی خلافت رسول کے حقدار تھے، اور جس وقت انصار پر اس خطبہ کا اثر ہوا تو حضرت علی کا نام لے لے کر چلانا شروع کیا، چنانچہ یہ دیکھ کر اہل سقیفہ نے خطرہ کا احساس کیا اور ابوبکر نے نماز جامعہ کی طرف بلایا جس پر سب دوڑے ہوئے چلے گئے۔

جوہری نے جعفر بن محمد بن عمارہ سے متعدد طریقوں سے روایت کرتے ہوئے کہا : جب جناب ابوبکر نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ سنا تو اس پر بہت گراں گزرا، چنانچہ منبر پر جا کر اس طرح لوگوں سے خطاب کیا :

”یہ سب کچھ جو تم لوگوں نے سنا ، اور چونکہ ہر بات کا ایک مقصد ہوتا ہے، اور یہ بات زمانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں کہاں تھی؟ پس جس نے بھی سنا ہو وہ بتائے اور جس نے بھی دیکھا ہو وہ گواہی دے، یہ سب کچھ مکروفریب ہے اور اس کا گواہ اس کا شوہر ہے، جو ہر فتنہ کی جڑ ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ حق و حقیقت کو پانے کے بعد زمان جاہلیت کی طرف پلٹ گئے ، اور وہ بچوں (حسن و حسین(ع)) کے ذریعہ

مدد لیتے ہیں اور عورتوں کے سہارے نصرت و مدد چاہتے ہیں جس طرح امّ طحال (زمان جاہلیت میں باغی اور سرکش عورت) سے اس کے اہل خانہ اس کی نازیبا حرکتوں سے خوش ہوتے ہیں!!

آگاہ رہو کہ اگر میں چاہتا تو کہتا، او راگر کہتا تو تم مبیہوت ہو کر رہ جاتے، لیکن میں تو اس وقت ساکت بیٹھا ہوں۔

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

” اے گروہ انصار ! تم لوگوں میں سے بعض احمقوں کی گفتگو مجھ تک پہنچی جو کہتے ہیں: ”ہم عہد رسول اللہ میں زیادہ حقدار تھے، کیونکہ ہم نے تم کو پناہ دی اور تمہاری نصرت کی، اور تم آج اپنے کو زیادہ حقدار سمجھتے ہو، لیکن میں تمہاری باتوں کو چھوڑتا ہوں اور ان کا کوئی اثر نہیں لیتا، اور نہ ہی مجھے کسی چیز کا لالچ ہے، مگر یہ کہ جس چیز کا میں مستحق ہوں، والسلام۔“

اس کے بعد منبر سے اتر گیا۔

اس کی باتیں سن کر جناب فاطمہ وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

” حضرت ابوبکر کی اس گفتگو کو میں نے استاد ابو یحیٰ جعفر بن یحیٰ بن ابی زید بصری کے سامنے پڑھا اور سوال کیا کہ اس کلام میں کس کی طرف اشارہ ہے تو انہوں نے کہا کہ اشارہ نہیں ہے بلکہ واضح طور پر بیان ہے، ابن ابی الحدید نے کہا کہ اگر واضح ہوتا تو میں آپ سے کیوں سوال کرتا، یہ سن کر ابو جعفر مسکرائے اور کہا :

یہ سب کچھ حضرت علی (علیہ السلام) کی طرف اشارہ ہے، ابن ابی الحدید بہت تعجب سے کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے یہ سب کچھ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں کہا ہے ۔

ابو جعفر نے کہا کہ جی ہاں یہ سب کچھ حضرت علی (ع) کی شان میں کہا کیونکہ وہ اس وقت کے خلیفہ اور بادشاہ تھے۔

اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ انصار کی گفتگو کیا تھی؟ (جس کی بنا پر جناب ابوبکر نے کہا : ”تم میں سے بعض احمقوں کی باتیں مجھ تک پہنچی)، تو ابو جعفر نے کہا انصار نے حضرت علی علیہ السلام کی حمایت میں آواز بلند کی (اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ کی وصیت کو بیان کیا، یہ دیکھ کر جناب ابوبکر ڈرے اور اس کام سے روک دیا“)

عربی متن:

علیٰ اثر الخطبة الفاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا

كان لخطبة الزهراء سلام الله عليها أثر بالغ ومحرك لنفوس الناس، سيّما الانصار منهم، لما تحمله تلك الخطبة من الواقعية والصدق والاستناد الى أسس متينة قوامها الكتاب الكريم والسنة النبوية المباركة، في بيان مظلوميّتها وفي اشادتها بفضل أمير المؤمنين على عليه السلام وأحقّيته في خلافة الرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، ممّا جعل الأنصار يهتفون باسم على عليه السلام، فاستشعر رجال السقيفة الخطر من هذه البادرة، فنادى أبوبكر الصلاة جامعة، فاجتمع الناس فأرعد و أبرق

روى الجوهري عن جعفر بن محمد بن عمارة بعدة طرق، قال: لما سمع أبوبكر خطبتها شقّ عليه مقالتها، فصعد المنبر وقال:

”أيّها الناس، ماهذه الرّعة الى كلّ قاله؟! ومع كلّ قاله أُمّنية، اين كانت هذه الأمانى فى عهد نبيكم؟!

ألا من سمع فليقل، ومن شهد فليتكلم، انما هو تُعالة شهيد ذنبه، مربّ لكلّ فتنةٍ، هو الذى يقول: كروهاً جذعاً بعد ما هرمت، يستعينون بالضعفة، و يستنصرون بالنساء، كأُمّ طحال أحبّ أهلها اليها البغي !!!

ألا انى لوأشاء ان أقول لقلت، ولوقلت لبحت، وانى ساكت ما تركت

ثم التفت الى الأنصار فقال: قد بلغنى يا معشر الأنصار مقالة سفهائكم، فو الله ان أحق الناس بلزوم عهد رسول الله أنتم، فقد جاءكم فأويتم ونصرتهم، وأنتم اليوم احق من لزم عهده، ومع ذلك فاغدوا على اعطياتكم، فانى لست كاشفاً قناعاً، ولا باسطاً ذراعاً ولا لساناً الا على من استحق ذلك، والسلام

ثم نزل، فانصرفت فاطمة عليها السلام الى منزلها

(دلائل الامامة ١٢٣، شرح ابن ابى الحديد ج١٦ ص ٢١٥).

قال ابن أبى الحديد: قرأت هذا الكلام على النقيب أبى يحيى جعفر ابن يحيى بن أبى زيد البصري، وقلت له:

”بمن يعرض“ ؟

فقال: ”بل يصرّح“

قلت: ”لو صرّح لم أسألك“

فضحك وقال: ”بعلى بن أبى طالب عليه السلام“

قلت: "هذا الكلام كلّه لعلّى يقوله!!"

قال: "نعم ائّه الملك يا بني"

قلت: "فما مقالة الأئصار؟"

قال: "هتفوا بذكر على عليه ا لسلام، فخاف من اضطراب الأمر عليهم، فنهاهم (شرح ابن ابى الحديد جلد ١٦، ص٢١٥).